Digitized by Khilafat Library Rabwah.

وھدی ورحمۃ لقوم مومنون - قل نزلہ روح القدس من ربک لیثبت الذین امنوا وھدی وبشری للمسلمین ھذا بیان للناس وموعظۃ للمتقین - بالحق انزلناہ وبالحق نزل - قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء - ماکان حدیثا یفتری - اب ظاہر ہے کہ خداتعالی نے ان ایات مین کئے قسم کی خصوصیتین اور صفتین قرآن کریم کی بیان فرمائی ہین از انجملہ ایک یہ کہ وہ تمام صداقتون پر مشتمل ہے (۲) وہ مفصل کتاب ہے - (۳) وہ ان لوگونکو ہدایت دیتا ہے کہ جو خداتعالی کی رضامندی کی اور دارالسلام کے طالب ہین - (۴) وہ ظلمات سے نور کیطرف نکالتا ہے اور نامعلوم باتین سکہاتا ہے (۵) ہدایت اسکی ہدایت ہے - (۶) باطل اسکی طرف کسیطور سے راہ نہین پا سکتا - (۷) جسنے اس سے پنجہ مارا عروہ وثقی کو پنجہ مارا (۸) وہ سب سے زیادہ سیدہی راہ تبلاتا ہے (۹) وہ حق الیقین ہے ظن اور شک کیجگہ نہین (۱۰) وہ حکمت بالغہ ہے اسمین ہر یک چیز کا بیان ہے (۱۱) وہ حق ہے یعنی آپ بھی سچا ہے اور سچ کی شناخت کیلئے محک بہی ہے - (۱۲) وہ لوگون کے لئے ہدایت ہے اور ہدایتونکی اس مین تفصیل ہے اور حق وباطل مین فرق کرتا ہے (۱۳) وہ قرآن کریم ہے کتاب مکنون ہے جسکے ایک معنی یہ ہین کہ صحیفہ فطرت[1] مین اسکی تعلیمین منقوش یعنی اسکی تعلیم فطرتی ہے جیسا کہ

نمبر ۹ صفحہ ۲۹۲

انا انزلناہ قریبا مِنَ الْقَادِیَان والی قران مین اسکا پتہ تو خبر نہین - ایسا ہی اور آیات مین آپنے تصرف کیا ہی اور انکو آیت اللہ قرار دیا ہے اور کہین کہین بڑہا گہٹا دیا جس شخص کا الفاظ قرآن کی حفظ وضبط میں یہ حال ہو وہ قرآن کی حقایق ومعارف کیا خاک بیان کریگا - لاہور کی مباحثہ مین جو مولوی عبدالحکیم صاحب سے ہوا تہا آپنے آیات قرآن کو غلط پڑہا ایک کتاب حدیث کی عبارت پڑہی تو غلط پڑہی جس سے تمام مجمع کو یقین ہو گیا کہ آپ ایک رکوع قرآن شریف اور ایک حدیث صحیح نہین پڑہ سکتے -

[1] اس فطرت کی ذرا توضیح وتشریح کی ہوتی جسمین یہ تعلیم قرآن مکنون ومنقوش ہے بلکہ اسی سے آپکا نیچری ہونا ناظرین پر ثابت ہوتا - شاید اسی خوف سے آپنے اس توضیح سے سکوت کیا اور نقل آیت پر اکتفا فرمایا - جو لوگ اسکی نیچری اصولپر توضیح چاہین وہ سرسید کے

فرمایا ہے فطرۃ التی فطر الناس علیہا (۱۴) وہ قول فصل ہے اسمین کچھ بھی شک نہین (۱۵) وہ اختلاف کے دور کرنیکے لئے بہیجا گیا ہے (۱۶) وہ ایمان وارون کے لئے ہدایت و شفا ہے ۔ اب فرمائی کہ یہ عظمتین[لہ] اور یہ خوبیان کہ جو قرآن کریم کی نسبت بیان فرمائی گئی احادیث کی نسبت ایسی تعریفون کا کہان ذکر ہے پس میرا مذہب فرقہ ضالہ[عہ] نیچریہ کیطرح پر نہین ہے کہ مین عقل کو مقدم رکہہ کر قال اللہ اور قال الرسول پر کچہ نکتہ چینی کرون ایسے نکتہ چینی کرنے والون کو ملحد

تصانیف مغالطہ کرین ۔ اور اگر اسلامی اصول پر فطرت اور آیت فطرت کی شرح مطلوب ہو تو اشاعۃ السنۃ ملاحظہ فرماوین ۔

لہ ان عظمتون اور خوبیون کا منکر کون مردود ہے ۔ اور اسکی بحث نزاع کسکو ہے آپنے ناحق بلا ضرورت ان خوبیون کو بیان کیا ۔ اور تحصیل حاصل اور خروج از بحث کا ارتکاب کیا جس کی یہ نوین دفعہ

عہ انکی اس قسم کی نکتہ چینیان کہ تیس یا چالیس ہزار فٹ سے اوپر ہوا نہین ۔ لہذا آسمان پر کسی زندہ کا جانا ممکن نہین و بنا بر علیہ آنحضرت کا جسمانی معراج اور حضرت مسیح کا جسم سمیت آسمان پر عروج ممکن نہین ہے (مسیح آسمانون پر ہین تو وہان کیا کہاتے ہونگے اور آپکے بال بڑہ گئے ہونگے اور اگر حضرت جبرائیل امین بذات خود زمین پر نازل ہون تو سدرہ جو انکا ہیڈ کوارٹر ہے خالی اور معدوم ہو جائیگا) اور حضرت مسیح نے واقعی مین کوئی جانور نہین بنایا اور کوئی مردہ زندہ نہین کیا اور کوئی کوہڑی اور اندہا اچہا نہین کیا صرف مسمریزم کا عمل کیا کرتے یا اپنے باپ یوسف نجار سے سیکہی ہوئی کام نجاری سے کلین اور کہلونے بناتے اور ان چیزون کے ظاہری مراد لینا عقل و ایمان و توحید قرآن کے مخالف ہین وغیرہ وغیرہ نیچریون کیطرح نکتہ چینی نہین تو آپ بیان کرین کہ پہر کس صحابی یا تابعی یا امام مجتہد قرون ثلاثہ سے یہی قسم نکتہ چینی قال اللہ و قال الرسول پر مروی و ثابت ہے ۔

حاشیہ

ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہون بلکہ مین جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے کیطرف سے ہمکو پہنچایا ہے اُس سب پر ایمان لاتا ہون۔ صرف عاجزی اور انکساری کے ساتھہ یہ کہتا ہون کہ قرآن کریم ہر ایک وجہ سے احادیث

۵۱ الحمد للہ۔ رجلٌ قضی علی نفسہ آپنے اپنے نفس پر خود ہی فیصلہ کیا اور مہر فتوی بھی لگادیا اسی نظر سے کہ ایسے نکتہ چینی کرنے والے آپ کے اعتراف سے ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہین آپکو علماء اسلام ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہین فتوے تکفیر ملاحظہ ہو۔

۵۲ محض کذب ہے اور ابلہ فریبی۔ آپ گو ان الفاظ پر جو خدا و رسول نے فرمائے ہین ایمان رکھتے ہین۔ مگر ان معانی پر جو ان الفاظ سے خدا و رسول نے مراد رکھے ہین۔ اور زمانہ رسالت سے اسوقت تک مسلمانون مین وہ مراد خدا و رسول تسلیم کی گئی ہے آپ ہرگز ایمان نہین رکھتے۔ اور لفظی ایمان (جو آپ رکھتے ہین) نیچری بھی رکھتے ہین۔ وہ ملک جبریل وحی نزول وغیرہ الفاظ زبان پر لاتے اور انکو مانتے ہین و با اینہمہ وہ آپکے اقرار لسانی کے بموجب ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہین تو پھر آپ کیون خارج نہوئے۔ فتوے تکفیر ملاحظہ ہو۔

۵۳ یہ عاجزی دلی اور مخلصانہ نہین بلکہ لفظی اور منافقانہ ہے بمصداق بیت صائب

؎ سنگین دل است ہر کہ بظاہر ملائم است ✤ صائب درون پنبہ نگر پنبہ دانہ را ✤

اور یہ ظاہری اور لفظی عاجزی بھی بعض تحریرون مین ہے۔ آپنے بعض تحریرون مین تو آپنے درشتی اور سخت گوئی اس وسعت سے اختیار کی ہے کہ اس سے صحابہ تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور علماء دین قرون اولیٰ سے لیکر اسوقت تک نہین چھوٹے۔

احادیث[۵۱] پر مقدم ہے اور احادیث کی صحت عدم صحت پر کھنے کے لئے وہ محک[۵۲] ہے اور مجکو خدا تعالے نے قرآن کریم کی اشاعت[۵۳] کے لئے امور کیا ہے تا مین جو ٹہیک ٹہیک منشا قرآن کریم کا ہے لوگون پر ظاہر کرون اگر اوس خدمت گذاری مین علماے وقت کا میرے پر اعتراض ہو اور وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۵

آپ ان لوگون کو اعتقاد حیات و معجزات مسیح علیہ السلام کی سزا مین مشرک واحمق و بے حیا و بے ایمان رکھہ چکے ہین کیا عاجزی وانکساری اسی کا نام ہے؟ یہ تو پرلے سرے کی رعونت وتکبری ہے۔ ہمارے اس بیان کی تصدیق مطلوب ہو تو عہ جلد ۱۲ کا ص۱۲۷ و ص۱۲۸ وغیرہ ملاحظہ ہو اور فیصلہ آسمانی اور اشتہار (دہلی مطبوعہ ۱۰- اکتوبر ۹۱ء مین اسوقت کے علماے حقین کا بیان دیکھین۔

۵۱ محض کذب ہے اور صریح مغالطہ ہر چند قرآن کریم رتبہ ثبوت مین حدیث سے مقدم ہے۔ مگر حدیث صحیح اپنے منصب وخدمت تشریح وتفسیر مین قرآن سے مقدم ہے۔ حدیث نہ ہو تو قرآن مجید کے بہت سے احکام سمجھہ مین نہ آوین اور نہ وہ دستور العمل ہو سکین فتوے کا ص۱۸۳ ملاحظہ ہو۔

۵۲ غلط محض ومغالطہ ہے۔ چنانچہ بارہا بیان ہو لہے آپ بار بار ایک ہی بات کا اعادہ کرتے ہین ہم کہانتک اسکے جواب کا اعادہ کرین۔

۵۳ اشاعت نہین آپ بزعم خود قرآن کا اخمال اور اماتت چاہتے ہین کیا قرآن کی یہی اشاعت ہے کہ اسکے معجزات کے حقائق مشہورہ متوارثہ کو مٹا دین۔ اور اسکی اخبار اور پیشگوئیون کو نیست نابود کرنا چاہین جو آپ کر رہے ہین مگر آپ خوب یاد رکہین کہ خدا تعالے قرآن کا محافظ خود ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور وہ اپنے نور کو آپ پورا کرنے والا ہے۔ اگرچہ منکر ناخوش ہون۔ ”واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔“

بحیثیت بہ ثنائے نیچریہ کیطرف منسوب کرین تو مین انپر کچہ افسوس نہین کرتا
بلکہ خداتعالے سے چاہتا ہون کہ خداتعالے وہ بصیرت اُنہین عطا فرماوے جو
مجھے عطا فرمائی ہے نیچریونکا اول دشمن مین ہی ہون اور ضرور تہا کہ علما

سل اپ نیچریون کے شاگرد اور اس گہرانے کے فیض یاب سے ہ بابا کے بیان
سے کون ویا + جسنے پایا یہین سے پایا۔ اور پہر مدعی عداوت اِنکی
خوردن اور نمکدان شکستن ہیکا نام ہے۔ حضرت اپنے جو عقائد باطلہ ظاہر
کئے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہین اور وہ سولی چڑہائے گئے
ہین اور انکے معجزات مسمریزم کا اثر تہا وغیرہ وغیرہ۔ ایمین سراسر سرسید کی زلہ
ربائی اور کاسہ لیسی کی ہے۔ چنانچہ حواشی تحریر نمبری (۸) مین تفصیل و تشریح
کے ساتھہ ثابت کیا جائیگا۔ پہر آپکا یہ دعوے کہ نیچری کا اول دشمن مین ہون
اس خاندان کا کفران نعمت نہین تو کیا ہے۔ اس خاندان کے متوسلین خصوصًا
امرتسر و گجرات کے ساکنین کیخدمت مین ناصحانہ التماس ہے کہ ایسے ناشکر و عاق
شاگرد سرسید کو آپ لوگ سرسید کا خلیفہ سمجھکر اس سے حسن عقیدت رکھتے ہین
یہ سرسید کی حق تلفی و ناشکری ہے۔ اور بڑے افسوس اور کمال شرم کی بات ہے سرسید
کادیانی کا یہہ کلمہ سنین اور پہر کادیانی کے حق مین اپ لوگون کے حسن عقیدت
پر مطلع ہون تو یقینًا آپ لوگون سے دل سے ناخوش ہون گو فرط مروت سے
بظاہر کچہ نہ کہین۔

بہتر ہے کہ آپ لوگ غیرت و حمیت مذہبی کو کام مین لاوین اور کادیانی کے شاگرد
ہو کر مدعی عداوت ہونے پر اسکا ساتہہ نہ دین۔ اور یہ تو سوچین اور کہین کہ وہ کون
نیچرل عقدہ ہے جو سرسید سے حل نہین ہوا۔ اور اسکو کادیانی نے حل کر دیا ہے۔

میری مخالفت کرتے کیونکہ بعض احادیث کا یہ منشا پایا جاتا ہے کہ مسیح موعود
جب آئیگا تو علماء اسکی مخالفت کرینگے اسیکی طرف مولوی صدیق حسن صاحب
مرحوم نے آثار القیامۃ مین اشارہ کیا ہے اور حضرت مجدد صاحب سرہندی نے

[illegible] ۲۹۶ جس کی وجہ سے آپ اس کے پیچھے لگ گئے ہین۔ ایسا کوئی معقدہ بیان نکرسکین تو خیال فرماوین کہ پیر پر سید کو چھوڑ کر اسکا اتباع آپکے لئے کب زیبا ہو؟

[illegible] ان تینون فقرات مین آپنے کذب و مغالطہ سے کام لیا ہے۔ اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کیا ہے۔ کسی حدیث مین یہہ پایا نہین جاتا کہ حضرت مسیح آئینگے تو علماء وقت انکی مخالفت کرین گے اور نہ نواب صاحب مرحوم مغفور نے کتاب آثار قیامۃ مین یہہ بات کہی ہے۔ حضرت مجدد صاحب سرہندی نے بھی مکتوبات کے صفحہ ۱۰۷ مین یہ نہین کہا کہ علماء وقت حضرت مسیح کو اہل الرائے کہینگے اور یہ خیال کرین گے کہ یہہ حدیثون کو چھوڑتا ہے۔ اور صرف قرآن کا پابند ہے جیساکہ آپ نے انسے نقل کیا اور اسکو مسیح موعود کا خاصہ سمجھکر اپنے لئے تجویز کیا ہے۔ بلکہ مجدد صاحب نے اس مقام مین جو کہا ہے وہ یہہ ہے نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اورا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند۔ اس قول مین مجدد صاحب کی صاف تصریح ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح کی مجتہدات پر انکار کرینگے وہ انکو کتاب و سنت دونو کے مخالف قرار دین گے نہ قرآن کے موافق اور صرف حدیث کے مخالف یہہ آپکے کذب کا ثبوت ہے۔ اب اپنا مغالطہ سنئے کہ آپ نے صرف الزام مخالفت حدیث کے مورد ہونے سے اپنا مسیح ہونا نکال لیا اور اس مغالطہ سے ناواقف مسلمانون کی آنکھون مین خاک ڈالکر ان کو

(95)

نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۷۔ مین لکھا ہے کہ مسیح موعود جب آئیگا تو علماء اس وقت اسوقت کے اہل الراے کہینگے یعنے خیال کرینگے کہ یہ حدیثونکو چھوڑتا ہی اور صرف قرآن کا پابند ہے اور اسکی مخالفت پر آمادہ ہوجائینگے۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔ غلام احمد ۲۱ جولائے سنہ ۹۱ء

ضمیمہ صفحہ ۱۴۰

اس روشن بات کے دیکھنے سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ حدیث بلکہ قرآن کے ہزارون مخالف ہر زمانہ مین گزر چکے ہین اور علماء وقت انکو منکر و ملحد و بے دین کہتے چلے آئے ہین پر وہ کیا صرف اس الزام مخالفت کا مورد ہونے سے مسیح بن گئے ہرگز نہین۔

ہم اُن ناواقف مسلمانون کو آپ کے اس مغالطہ سے بچانے کی غرض سے آگاہ کرتے ہین کہ مسیح کا خاصہ صرف یہی نہیں جو آپنے انکا خاصہ قرار دیا ہے۔ بلکہ انکی خواص و علامات وہ برکات و معجزات ہین جو قرآن اور حدیث مین بیان ہوئے ہین۔ اور زمانہ نزول قرآن سے اسوقت تک اہل اسلام مین مسلم چلے آئے ہین۔ اور آپ کی ذات مین ان خواص و علامات کا نام و نشان نہین بلکہ مسیحی صفات و خواص کے اضداد آپ مین موجود ہین۔ جنکی نظر سے آپ کو ضد المسیح کہنا واجب ہے۔ حضرت مسیح نے مردونکو زندہ کیے کوڑھے اچھے کئے آپ خود ہمیشہ انواع امراض مین مبتلا رہتے ہین جنکی نظر سے آپکی حالت زبان حال مین بلسان حال یہ کہہ رہے ہین ؎ جو طبیب اپنا تھا وہ خود ہی مریض عشق ہے مژدہ باد اے مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے حضرت مسیح ایسے خلاق مجسم تھے کہ خنزیر پاس سے نکلا تو اس کو سلام سے مخاطب کیا آپ ایسے بد خلق ہین کہ مسلمانوں کو کتے اور خنزیر کا خطاب دیتے ہین دیکھو ازالہ صفحہ ۶۱ وغیرہ حضرت مسیح برائی کے بدلے مین بھی برائی نہ کرتے اب ناحق و ناکردہ گناہ مسلمانون کو گالیاں دیتے ہین اشتہار ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۹۱ء و فیصلہ آسمانی ملاحظہ ہو۔ لہذا ممکن نہین کہ ان اضداد صفات مسیح کے ساتھ صرف اس خیالی الزام کے سبب آپ مسیح بن سکین۔

تحریر نمبر ششم از جانب خاکسار

آپ نے با این ہمہ تطویل میرے سوال کا جواب پہر بہی صاف ندیا اور آپکی اس کلام مین وہی اضطراب و اختلاف پایا جاتا ہے جو پہلی کلام مین موجود ہے آپ شرط صحت کو جو آپ کے خیال مین ہے پیش نظر رکہ کر صاف صاف الفاظ مین دو حرفی جواب دین کہ احادیث کتب حدیث خصوصًا صحیح بخاری و صحیح مسلم بلا تفصیل صحیح و واجب العمل ہین یا بلا تفصیل غیر صحیح و ناقابل عمل یا انمین تفصیل ہے۔ یعنے بعض احادیث صحیح ہین اور بعض غیر صحیح و موضوع اسکے ساتھہ آپ یہ بہی بتا دین کہ آپنے اپنی تصانیف مین کسی حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم کو غیر صحیح و موضوع کہا ہے یا نہین۔

(۲) آپنے جو میرے اس سوال کا کہ سلف مین آپکا کون امام ہے جواب دیا ہے وہ میرے سوال کا جواب نہین ہے یعنے ابن صیاد کی نسبت وہ سوال نہین کیا تہا بلکہ آپ کے اس اعتقاد کی نسبت سوال کیا تہا کہ صحت احادیث کا معیار قرآن ہے اور جو حدیث قرآن کے موافق نہو وہ موضوع ہے۔ اَب بہی آپ فرما دین (اگر آپکا اعتقاد فرقہ نیچریہ ضالہ کے موافق نہین ہے) کہ صحت احادیث کا معیار توافق قرآن کو ٹہرانے مین سلف صالحین سے آپکا کون امام ہے۔

(۳) اجماع کی تعریف مین جو آپ نے کہا ہے یہ کس کتاب اصول وغیرہ مین پایا جاتا ہے تین چار صحابہ کے اجماع کو علماے اسلام سے کون شخص اجماع قرار دیتا ہے

(۴) شرح السنہ سے جو حدیث آپنے نقل کی ہے اوسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول منقول نہین ہے۔ بلکہ اوسمین ایک صحابی اپنا خیال ظاہر کرتا

96

سے جو اوسکی فہم مین آیا ہے اس قول صحابی کو آنحضرت کا قول قرار دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہین تو کیا ہے۔

۵۔ اشاعت السنہ مین جو مینے محے الدین ابن عربی کا قول نقل کیا ہے اوسکی نسبت کیا مین نے آخر ریویو مین بصفحہ ۲۴۵ ظاہر نہین کیا کہ مجہے اس سے اتفاق نہین ہے اوس صفحہ مین کیا یہ عبارت درج نہین کہ یہی جتانا اس امر سوم کے بیانسے ہمارا مقصود تہا اس سے اس امر کا اظہار مقصود نہین ہے کہ ہم خود بہی اس الہام کو حجت و دلیل جانتے ہین اور غیر ملہم کو کسی ملہم غیر نبی کے الہام پر عمل کرنا واجب سمجہتے ہین۔ نہین ہرگز نہین۔ ہم صرف کتاب اللہ و سنت کے پیرو ہین اور اسی کو حجت و دستور العمل اور عام راہ جانتے ہین نہ خود الہامی ہین نہ کسی اور کشفی الہامی غیر نبی کے (متقدمین سے ہو خواہ متاخرین سے) متبع اور مقلد ہین۔ پہر مجہ کو اس قول ابن عربی کا امکانی قائل بنانا مجہپر افترا نہین تو کیا ہے آیات قرآن جو آپنے نقل کی ہین اونکو امر متنازعہ سے کچہ تعلق نہین ہے مین اس امر کو اپنے تفصیلی جواب مین بیان کرونگا جب سوالات مذکورہ کا جواب پاؤنگا۔

۲۱ جولائی ابو سعید محمد حسین ۱۸۹۱ع

تحریر نمبر ششم از جانب قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اٰپ نے پہر میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ مینے آپ کے سوال کا جواب صاف نہین دیا۔ مین حیران ہون کہ مین کن الفاظ مین اپنے

سے حاشیہ صفحہ ۲۴۲ ملاحظہ ہو۔

جواب کو بیان کرون۔ یا کس پیرایہ مین ان گذارشون کو پیش کرون تا آپ اسکو واقعی طور پر جواب تصور فرماوین آپ کا سوال جو اس تحریر اور پہلی تحریرون سے سمجھا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ احادیث کتب حدیث خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم

سوال پیرایہ تو آپکو معلوم ہے اور الفاظ بھی مخفی نہین۔ الفاظ صرف ہست یا نیست ہین۔ اور پیرایہ یہ کہ احادیث صحیحین سب کی سب صحیح ہین یا نہین۔ یا بعض صحیح ہین بعض غیر صحیح۔ مگر ان الفاظ اور اس پیرایہ مین جواب دینا آپکو مشکل ہے اسلیے آپ حیران اور یہ سوچ رہے ہین کہ اگر کل یا بعض احادیث صحیحین کو غیر صحیح و موضوع بناتے ہین تو آپکے دام افتادہ اہلحدیث (خصوصاً منشی ناصر نواب شریف اور حافظ محمد یوسف و منشی عَبد الحق اور اُنکے پارٹی) دام سے نکلتے ہین۔ کیونکہ یہ لوگ اہلحدیث کہلاتے ہین اور آمین بالجہر کرتے ہین۔ اور آپکو اہلحدیث سمجھکر آپکے دام مین پھنسے ہوئے ہین۔ لہذا احادیث صحیحین کی صحت سے صریح انکار پر اُنکے منحرف ہو جانیکا اندیشہ ہے اور اگر جملہ احادیث صحیحین کو صحیح مانتے ہین۔ تو آپکے جملہ خیالات و مقالات ستہ (شلا حضرت مسیح بن مریم فوت ہو چکے ہین اور آنے والے مسیح و مہدی ہین وہ آپ ہین وغیرہ وغیرہ) کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کتب کی حدیثون مین ان خیالات کا صریح خلاف موجود ہے۔ اس حیرت و تردد مین آپکا اور سانپ کا سا حال ہو رہا ہے۔ جو چھچھوندر کو منہ مین لیکر یہ سوچ رہا تھا کہ اسکو کھاتا ہون تو کوڑھی ہوتا ہون چھوڑتا ہون تو اندھا کہلاتا ہون۔ جیسے پنجابی زبان کی ایک مثل مین کہا جاتا ہے۔ کھاوے تان کوڑھ کرلا چھڈے تان انھا۔

[illegible]

[illegible] کہ یہ سب کتابین صحیح

[illegible] نگے۔ اب

[illegible] ہون کہ کس شرعی قاعدہ کے

[illegible] بغیر تحقیق و تفتیش کے واجب العمل یا صحیح قرار دی سکتی ہین

طریق معلوم ہے ... جب تک فراست کاملہ اور بصیرت صحیحہ حاصل نہ ہو تب تک کسی چیز کے ثبوت یا عدم ثبوت کی نسبت حکم نافذ نہین کیا جائے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا

۵۱ ۔ آپ یہ قرار نہ کرین اور کل یا بعض احادیث صحیحین کو غیر صحیح و موضوع قرار دین تو اسمین بھی ہم خوش ہین۔ کیونکہ اسمین آپ کی قلعی کھلتی ہے۔ اور ان لوگوں کی جو آپکو اہلحدیث سمجھکر آپکے دام مین مبتلا ہین۔ آپکے پنجہ سے نجات اور ہدایت متصور ہے۔ آپ یہ بات صاف و صریح طور پر لکھکر دیکھین ہم آپ پر کیسی مسرت ظاہر کرتے ہین اور اس سے کیا نتائج نکالتے ہین۔

۵۲ ۔ اس صورت مین تقوی کا طریق یہ ہے کہ اپنی لاعلمی کا اظہار کیا جائے اور "لا ادری" یعنے مین نہین جانتا ہون کہا جائے جو نصف العلم کہلاتا ہے۔ اور نہ یہ کہ نہ اقبال کرین۔ نہ صاف انکار اور ادھر اودھر کی باتون مین جواب کو ٹلا دین۔ جیسا کہ آپ کر رہے ہین۔ اور اگر اس قول سے یہ مقصود ہے کہ جملہ احادیث صحیحین کو صحیح کہنا بے بصیرتی ہے تو یہ محدثین سلف و خلف پر جو ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہین تعریض و طعن ہے۔

سو اگر مین دلیری کر کے اس مسئلہ مین دخل دون اور یہ کہون کہ میرے نزدیک جو کچھ محدثین خصوصاً امامین بخاری اور مسلم نے منقولہ احادیث مین تحقیق کی ہے اور جسقدر احادیث وہ اپنی صحیحون مین لائے ہین وہ بلاشبہ بغیر حاجت کسی آزمایش کے صحیح ہین تو پھر ایسا کہنا کن شرعی وجوہات و دلائل پر مبنی ہوگا یہ تو آپکو معلوم ہے کہ یہ تمام ائمہ حدیث ان کے جمع کرنے مین ایک قسم کا اجتہاد کام مین لائے ہین اور مجتہد کبھی مصیب اور کبھی مخطی بھی ہوتا ہے جب مین یہ چاہون

[illegible] ۲ ۔ یہ لفظ پکار رہا ہے کہ آپ احادیث صحیحین کو صحیح نہین سمجھتے اور ان کی صحت کے [illegible] دلیری کا کام خیال کرتے ہین اور محدثین سلف وخلف کو جو ان احادیث کو صحیح کہتے ہین اس دلیری کا مرتکب سمجھتے ہین اور اگر اس سے یہ مقصود ہے کہ محدثین [illegible] ان احادیث کی صحت کی وجوہات معلوم ہونگی۔ اسلیے انکا صحیح کہنا بجا تھا۔ مجھے معلوم نہین اسلیے مین دلیری نہین کرسکتا۔ تو اس صورت مین اولاً آپکو اپنی لاعلمی کا اعتراف ضروری تھا۔ ثانیاً اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب تک کسی حدیث کی وجہ صحت معلوم نہو وہ آپکے نزدیک قابل تسلیم نہین ہے ۔ اور اس باب مین محدثین کی تحقیق پر اعتبار نہین ۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آپکے اور آپکے اتباع کے نزدیک ہزارہا احادیث بیکار و بے اعتبار ہین۔ کیونکہ انکی وجہ صحت کا آپکو علم حاصل نہین اور نہ اسوقت بدون اتباع محدثین یہ علم آپکو یا کسی اور کو ہوسکتا ہے۔

کسی حدیث یا اسکے مضمون کا قرآن کے مطابق و موافق ہونا یا کسی [illegible] بعض لوگوں کا [illegible] حدیث کی صحت کی وجہ نہین ہوسکتی۔ کیونکہ بعض [illegible]

ے جب ہی مسلمان موحدین نے کس قانون قطعی اور یقینی کے رو سے
ن تمام احادیث کو واجب العمل کر دیا ہے۔ تو میرے اندر سے نور قلب یہی شہادت
یتا ہے کہ صرف یہی ایک وجہ انکے واجب العمل ہونے کی پائی جاتی ہے کہ یہ
خیال کر لیا گیا ہے کہ علاوہ اس خاص تحقیق کے جو تنقید احادیث مین ائمہ
حدیث نے کی ہے وہ حدیثین قرآن کریم کے کسی آیۃ محکمہ اور بینہ سے منافی
اور مغائر نہین ہین اور نیز اکثر احادیث جو احکام شرعی کے متعلق ہین تعامل
کے سلسلہ سے قطعیت اور یقین تام کے درجہ تک پہنچ گئے ہین، ورنہ اگر ان

کا مضمون بھی قرآن کے موافق ہے۔ اور اگر بعض لوگون کا عمل بھی پایا جاتا ہے۔ حالانکہ انکار کوئی مسلمان صحیح نہین کر سکتا۔ حاشیہ صفحہ ۲۱ مین ملاحظہ ہو۔

سلہ ۔ موحدین کے لفظ سے آپ ان لوگون کی مراد رکھتے ہین جنکو عام لوگ غیر مقلد یا وہابی کہتے ہین۔ یہ لفظ کہکر آپنے جتانا چاہا ہے۔ کہ احادیث صحیحین کو صرف غیر مقلد یا وہابی لوگ صحیح اور واجب العمل جانتے ہین نہ مقلدین مذہب حنفی وغیرہ مذاہب۔ جس سے ناواقف مقلدین حنفیہ کو اپنے ساتھ ملانا اور صحت احادیث صحیحین سے انکو منکر بنانا آپ کا مقصود ہے۔

اور یہ محض غلط اور مغالطہ ہے۔ احادیث صحیحین کو غیر مقلدین و مقلدین و فقہا و محدثین سبھی یکسان صحیح واجب العمل جانتے ہین۔ ہماری تحریری نمبر ۸ مین عبارات فقہا و محدثین اس امر کی تصدیق مین ناظرین کی نظر سے گذرینگی۔

۔ یہ آپنے قطعی یقینی ثبوت کی بحث کو چھیڑا اور ایک ایسے امر سے تعرض کیا

دونو وجوہ سے قطع نظر کیجائے تو پہر کوئی وجہ انکے یقینی الثبوت ہونیکی معلوم نہین ہوتی ہان یہہ ایک وجہ پیش کیجائیگی کہ اسی پر اجماع ہوگیا ہے لیکن آپ ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۰ مین اجماع کی نسبت لکھ چکے ہین کہ اجماع اتفاقی دلیل نہین ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ اجماع مین اولاً یہہ اختلاف ہے کہ یہہ ممکن یعنی ہو بہی

جسکا نہ ہمکو دعوے ہے نہ ہمکو اس سے انکار کی ضرورت ہے اور اس بحث مین آپنے (دوسرا) نمبر خروج از بحث کیا۔

جواب نمبر ۱۰

۵۲ ۔ ریویو براہین احمدیہ کی جو عبارت آپنے نقل کی ہے اسمین اجماع کے متعلق اختلاف علما اس غرض سے بیان کیا گیا ہے کہ اجماع باوجود محل اختلاف ہونیکے شرعی حجت اور معتبر سمجہا گیا ہے۔ تو پہر الہام غیر نبی محل اختلاف ہونے کے سبب کیون نامعتبر ہو۔

یہہ غرض عبارت منقولہ کادیانی کی ماقبل و مابعد مین بتصریح بیان کی گئی ہے اس عبارت کے ماقبل بصفحہ ۳۳۰ رسالہ اشاعۃ السنۃ ۱۱ کے کہا ہے۔ امر الہام کے متفق علیہ نہونے سے اسکا بے اعتبار ہونا اسلیئے ثابت نہین ہوتا کہ اعتبار کا مدار اتفاق پر نہین ہے۔ یہ ہو تو کوئی امر اختلافی لائق اعتبار رہے حالانکہ مسائل دین اسلام کا حصہ اختلافی حصہ اتفاقی سے بڑہکر ہے۔ اور ہر ایک فریق اس حصہ اختلافی کو معتبر اور قابل عمل سمجہتا ہے۔

دور نجاؤ ادلہ اربعہ مین انحصار دلائل شرعیہ کے مسئلہ ہی کو دیکہلو۔ کیا یہ چارون دلیلین اتفاقی دلیلین ہین ہرگز نہین انمین دو دلیلین کتاب و سنت تو اتفاقی ہین اور دو باقی اجماع و قیاس اختلافی ہین اسکے بعد وہ عبارت مرقوم ہے جو کادیانی نے نقل کی ہے۔ اسکے بعد کے صفحہ ۳۳۲ مین کہا ہے۔

سکتا ہے یا نہین بعضے اسکے امکان کو ہی نہین مانتے پہر ماننے والونکا اسمین اختلاف ب کہ اسکا علم ہو سکتا ہے یا نہین ایک جماعت امکان علم کے بہی منکر ہین امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول مین یہ اختلاف بیان کرکے فرمایا ہے کہ انصاف یہی ہے کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تہوڑے سے تہے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تہی اور زمانہ کے اجماعون کے حصول علم کی کوئی سبیل نہین اسی کے مطابق کتاب حصول المامول مین ہے جو کتاب

پہر جب اختلاف کے سبب اکثر مسائل شرعیہ (خصوصًا ادلہ اربعہ مین حصر دلائل شرعیہ کا مسئلہ) بے اعتبار نہو گئے تو اختلاف کے سبب الہام کیونکر بے اعتبار ہو سکتا ہے۔ یہ عبارات ماقبل ومابعد عبارت منقولہ کادیانی صاف پکار رہی ہین کہ مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ کے نزدیک اجماع کی نسبت وہ اختلافات جو عبارات منقولہ کادیانی مین بیان ہوئے ہین لائق لحاظ واعتبار نہین ہین۔ اور اجماع باوجود محل اختلاف ہونے کے حجت شرعی اور معتبر ہے۔

کادیانی نے اس عبارت کی نقل وبیان مین وہی کام کیا ہے کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ کو تو لے لیا اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کو چہوڑ دیا یعنے اس عبارت کا ماقبل ومابعد اڑا دیا اور صرف درمیانی عبارت متضمنہ اختلافات متعلقہ اجماع کو نقل کرکے مؤلف اشاعۃ السنہ کو اسکا قائل ومصدق بنا دیا۔ اور ناظرین کو یہ جتایا کہ مؤلف رسالہ اشاعۃ السنۃ وجود اجماع اور اسکے حصول علم سے اور حجت ہونے سے منکر ہے۔ پہر احادیث صحیحین کی صحت پر دعوے اجماع کیون کرتا ہے۔ اور

ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے اسمین کہا ہے جو یہ دعوی کرے کہ ناقل اجماع اُن سب علماء دنیا کی جو اجماع مین معتبر ہین معرفت پر قادر ہے وہ اس دعوے مین حد سے نکل گیا۔ اور جو کچھ اسنے کہا انکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ اُنہون نے صاف فرمادیا ہے کہ جو وجود اجماع کا مدعی ہے وہ جھوٹا ہے فقط اب مین آپ سے دریافت[سلہ] کرنا چاہتا ہون کہ بخاری و مسلم کی احادیث کی نسبت جو اجماع کا دعوے کیا جاتا ہے۔ یہ دعوے کیونکر[سکہ] راست* کے رنگ سے رنگین سمجھین حالانکہ آپ اسبات کے قائل[ستہ] ہین کہ صحابہ کے عہد کے بعد کوئی اجماع حجت نہین

اور اس جعل و تصرف سے قادیانی نے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے ناظرین اصل عبارت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۷ مین ملاحظہ فرماوینگے۔ تو قادیانی کے اس جعل و تصرف کا مشاہدہ کرکے اسکے دجال ہونے کا کامل یقین کرینگے۔

سکہ - حاشیہ سابقہ مین بیان ہوا ہے کہ جو کچھ آپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ سے نقل کیا ہے۔ اسمین دجالیت سے کام لیا ہے۔ تو اب ان سوالات کا موقع نہین رہا۔ ہمارے نزدیک اور ہر ایک محقق قائل اجماع کے نزدیک وہ دعوی درست ہے۔ اور راستی کے رنگ سے رنگین۔

عبارات فقہا و محدثین اس اجماع کے مثبت و مصدق تحریر نمبری ۵ مین منقول ہونگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

ستہ - یہ محض دروغ بے فروغ ہے۔ خاکسار ہرگز اسبات کا قائل نہین ہے۔ کہ عہد صحابہ کے بعد کوئی اجماع حجت نہین ہوسکتا۔ بلکہ تصریح کرچکا ہے کہ اجماع با وصف تحقق و انعقاد بیشک حجت و لائق اعتبار ہے حاشیہ ص ۳۰۷ ملاحظہ ہو۔

---

* ایسا ہی قادیانی کی تحریر مین لفظ راست لکھا ہے۔

[illegible] صاحب قول پیش کرتے ہین کہ جو وجود اجماع کا مدعی ہے [illegible] سے صاف ظاہر ہے کہ بخاری ومسلم کی صحت پر بہی ہرگز اجماع [illegible] واقعی امر بہی ایسا ہی ہے کہ بہت سے فرقے مسلمانون کے بخاری اور [illegible] حدیثون کو صحیح نہین سمجھتے۔ پہر جبکہ ان حدیثونکا یہ حال ہے تو کیونکر کہہ سکتے ہین کہ بغیر کسی شرط کے، وہ تمام حدیثین واجب العمل اور قطعی الصحت ہین۔ ایسا خیال کرنے مین دلیل شرعی کونسی ہے۔ کیا کوئی قرآن کریم مین ایسی آیۃ پائی جاتی ہے۔ کہ جسنے بخاری اور مسلم کو قطعی الثبوت کہا اور اسکی کسی حدیث کی نسبت

---

۵۱ ۔ امام احمد کے اس قول سے ہمنے اپنی رضا وتسلیم ظاہر نہین کی۔ اور اسکی نقل کرنے سے جو غرض ہے وہ حاشیہ ۲۰ مین بیان ہو چکی ہے۔

امام احمد کا یہ قول لائق تسلیم ہے تو اسکا محمل وہ متعلق اختلافی اور اڑتے پڑتے اجماع ہین جنکی سند وثبوت کا پتہ نہین نہ وہ اجماع جنکی سند وثبوت پر اتفاق ہو۔ جیسا کہ صحت احادیث صحیحین پر اجماع ہے۔

۵۲ ۔ یہ محض کذب ہے۔ اتفاقی احادیث صحیحین کو کوئی مسلمان (جسکے قول کا اجماع واختلاف مین لحاظ ہو) غیر صحیح نہین جانتا اور بعض احادیث سے انکا عمل نکرنا اور وجوہات اجتہادیہ پر مبنی ہے۔ حاشیہ (صفحہ ۲۳۴) ملاحظہ ہو۔

۵۳ ۔ پہر آپنے قطعی صحت کیطرف رجوع کیا اور گیارہوین دفعہ بحث سے خروج کیا۔

قرآن کریم مین یا آنحضرت ؐ کی وصایا مین خاص بخاری ومسلم کا نام لیکر حکم بیان ہوتا تو آپکی احادیث سے انکار پر آپکو اور دیگر مبتدعین کو جو بخاری مسلم کو نہین مانتے قطعی کافر کہا جاتا۔

آپکو اور دیگر منکرین بخاری ومسلم کو تو اس انکار کے سبب صرف فاسق ومبتدع

اعتراض نکرنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی وصیت تحریری موجود ہے جسمین ان کتابون کو بلا لحاظ کسی شرط اور بغیر توسط محک کلام الٰہی کے واجب العمل ٹھرایا گیا ہو۔ جب ہم اس امر مین غور کرین کہ کیون ان کتابونکو واجب العمل خیال کیا جاتا ہے۔ تو ہمین یہہ وجوب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے حنفیونکے نزدیک اجتہادات کا وجوب ہے کہ امام اعظم صاحب کے یعنے حنفی مذہب کے تمام مجتہدات واجب العمل ہین لیکن ایک ادنے سوچ سکتا ہے کہ یہہ وجوب شرعی نہین بلکہ کچھ زمانہ سے ایسی خیالات کے اثر سے اپنی طرف سے یہہ وجوب ٹھہر گیا ہے جس حالت مین حنفی مذہب پر آپ لوگ یہی اعتراض کرتے ہین کہ وہ نصوص بینہ شرعیہ کو چھوڑ کر بے اصل اجتہادات کو محکم پکڑتے اور ناحق تقلید شخصی کی راہ اختیار کرتے ہین تو کیا یہی اعتراض آپ پر نہین ہو سکتا کہ آپ بھی کیون

کہا گیا ہے۔ پھر آپ آیۃ یا وصیت نبوی کیون پوچھتے ہین۔

آیات قرآن اور وصایا نبویہ مین عموماً احادیث صحیحہ کے تسلیم کرنے کا حکم وارد ہے۔ اور اس احادیث مین بخاری و مسلم (۲) ہین۔ اور ان کے ترک عمل و انکار قبول سے صرف فاسق و مبتدع ہونے کا فتوے لگایا جاتا ہے۔ جواب پہنچ گیا ہے

سلہ علماء محققین حنفی مذہب کا یہہ قول نہین اور نہ اسپر انکا عمل ہے۔ وہ لوگ ایسی مجتہدات حضرت امام ابو حنیفہ پر ہرگز عمل نہین کرتے بلکہ انکے بعض مجتہدات چھوڑ کر نصوص شرعیہ پر عمل کرتے ہین اور اقوال دیگر ائمہ مذہب حنفی پر۔ آپنے ناحق یہ الزام اہلحدیث کیطرف سے حنفیہ [illegible] نام لیا اور ائمہ اہلحدیث سے اڑانا چاہا ہے۔

سلہ۔ اہلحدیث اور مقلدین مذاہب اربعہ صحیحین کی احادیث کو صحیح ماننے مین [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

... ب ... مین حقیقی بصیرت اور معرفت کے کیون طالب نہین ہوتے ... مین ... ہتے ہے کہ جو حدیث صحیح ثابت ہو اسپر عمل کرنا چاہیئے اور جو غیر ... دیا جاوے اب کیون آپ مقلدین کے رنگ پر تمام احادیث کو بلا ... کرنے مین اسپر آپکے پاس شرعی ثبوت کیا ہے کہانسے امام محمد اسمعیل یا مسلم ... معصومیت ثابت ہوگئی ہے۔ کیا آپ اس بات کو سمجھ نہین سکتے کہ جسکو خدا تعالے اپنے فضل کریم سے فہم قرآن عطا کرے او تفہیم الٰہی سے وہ مشرف ہو جائے اور اسپر ظاہر کر دیا جاوے کہ قرآن کریم کی فلان آیۃ سے فلان حدیث مخالف ہے اور یہ ... اسکا کمال یقین تک پہونچ جائے تو اسکے لیے یہی لازم ہوگا کہ حتی الوسع اول

آیۃ یا حدیث کی مخالف نہین ہین۔ یہ انپر یہ اعتراض تقلید مقابل نصوص بینہ (جو حنفیہ پر آپنے ناحق قائم کیا ہے) کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے دعوے مین آپنے (دروغ گویم بر روی تو) پر عمل کیا۔ اور ناظرین کو دہوکہ دیا۔

سله - یہ تقلید نہین ہے بلکہ اجماع امت کی پیروی ہے جو ایک دلیل شرعی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲۰۵ ملاحظہ ہو

شله ... احادیث صحیحین کی صحت باجماع امت ثابت ہے تو تمام احادیث صحیحین کو صحیح ماننا ہمارے اس بیان کے کہ جو حدیث صحیح ہو اسپر عمل کرنا چاہیے اور جو غیر صحیح ہو اسکو چھوڑ دینا چاہیے مخالف نہین ہے۔ بلکہ عین مطابق و موافق ہے۔

اس اعتراض مین اپنے مسلمانون کو دہوکہ دیا اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا۔

سلله - اس قول مین بھی آپنے مسلمانون کو دہوکہ دیا ہے۔ اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا مسلمانون نے صرف امام بخاری اور امام مسلم کو معصوم سمجھکر انکی احادیث کو صحیح نہین مانا۔ بلکہ تمام امت محمدیہ کو جنکا ... پر اجماع ہے معصوم مانکر انکے اجماع کی شہادت سے ان کتابونکی احادیث کو صحیح ... حدیث صحیح قرآن کے مخالف نہین ہوتی۔ (حاشیہ صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۵ مین ملاحظہ ہو) اور

اب کیا امت احادیث کی تاویل کرکے قرآن شریف سے مطابق کرے اور اگر مطابقت محالات میں سے ہو اور کسی صورت ہو نہ سکے تو مجبوراً لاچاری اس حدیث کے غیر صحیح ہونے کا قائل ہو۔ کیونکہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ بجائے مخالفت قرآن شریف حدیث کی تاویل کی طرف رجوع کریں بلکہ یہ سراسر الحاد اور کفر ہوگا کہ ہم ایسی حدیثوں کی خاطر سے جو انسان کے زبانوں سے نکلی ہیں۔ اور انسان کی باتوں کا انہیں ماننا صدق احتمالی امر ہے بلکہ یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ قرآن کو چھوڑ دیں۔

اب جو یقین ہم پر حق ہے کہ جو احادیث صحیحین قرآن سے مخالف ہیں وہ نہیں شیطان کیطرف سے نہ خدا کیطرف سے۔

۵۰ - آپنے بخاری و مسلم وغیرہ صحیحین اور دیگر کتب احادیث کا مخالف قرآن تجویز کرکے ان احادیث کی نسبت یہ بات کہی ہے۔ یہ بخاری و مسلم کا [illegible] جو کا [illegible] کو اہلحدیث جاننے والے بھی اسکو اہلحدیث کہو گے؟

۵۱ - یہ کفر و الحاد آپ ہی کیطرف رجوع کرتا ہے جو صحیحین کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی بعض احادیث کو مخالف قرآن قرار دیکر انکے چھوڑنے پر مستعدی ظاہر کرتا ہے بخاری و مسلم کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسلیے مسلمانوں کے نزدیک تو انکی کوئی حدیث ایسی نہیں جو قرآن کے مخالف ہو۔

۵۲ - اس کلرک کا ایمان نے اپنا یہ دعوی کہ قرآن انسانی کلام ثابت کیا ہے قرآن بھی تو زید ابن ثابت وغیرہ انسانوں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ کہو کہا یا عام بالاسناد نہیں اترا۔ بنا بریں کلرک کا دیانی کے نزدیک قرآن میں بھی انسانی باتوں کا ملنا نہ صرف احتمالی امر ہے بلکہ یقینی طور پر پایا جاتا ہے۔ جو کلام قرآن کریم کیطرف رجوع کرنا اور یہ لفظ زبان پر لانا مسلمانوں کے زیبا نہیں ہے

(۱۰۰)

جعدیہ : نسخہ نمبر ۱۰ [illegible]

[illegible] یہ سے شامل ہے۔ اور وہ حزیمہ جو تحت چھپا [illegible] میرے پر کہو دیتا ہے [illegible] بعض آیات [illegible] اور [illegible] کی طرح یہ دل کے اندر دخل کر دیتا [illegible] خدا و نعمت [illegible] اور [illegible] باتیں [illegible] ہو کر اس سے انکار کروں۔ اور یہ بات جو آپ نے مجھ سے دریافت کی ہے [illegible] کی حدیث بخاری [illegible] موضوع قرار دیا ہے یا نہیں۔ سو میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی کتاب میں کسی حدیث بخاری یا مسلم کو بھی کبھی خیال میں [illegible] نہیں کیا ہے۔

مسلمانوں خدا کے لیے ذرا انصاف دو اور بتاؤ کہ اس کلام کے پڑھنے کے بعد کادیانی مسلمان

مسلم و مصدق قرآن رہتا ہے۔؟

۵۷ .. میں جو یقین رکھتا ہوں اور جو یقین رکھتا ہوں جیسے میں قسم کھا کر بیان [illegible] تمام [illegible] شیطان [illegible] پر مسلط ہے [illegible] خدا [illegible] خیال ان کے دلمیں ڈالتا ہے [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] تفہیم [illegible] الہام [illegible] شخص کے حق میں احاطہ امکان سے خارج ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن میں قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ جھوٹے بدکاروں کے پاس شیاطین آتے اور وہی ان کے دلمیں ایسی باتیں القا کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

وان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم (انعام ع ۱۴)	کہ شیاطین اپنے دوستوں کے دلمیں ایسے خدا کے خیال ڈالتے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں سے لڑیں اور جھگڑیں۔
ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین تنزل علیٰ کل افاک اثیم (الشعراء ع ۵)	اور ارشاد فرمایا۔ میں بتاؤں کہ شیطان کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں وہ ان لوگوں پر اترتے ہیں جو بڑے جھوٹے ہیں اور بدکار۔

نتیجہ [illegible] مرزا صاحب [illegible] شیطانی بارش ہے

موضوع[51] قرار نہین دیا بلکہ اگر کسی حدیث کو مینے قرآن کریم سے مخالف پایا ہے تو خدا تعالی نے تاویل کا باب میرے دل پر کہولدیا ہے اور آپ نے یہ سوال جو مجہ سے کیا ہے کہ صحت احادیث کا معیار ٹہرانے مین سلف صالحین سے آپکا کون امام ہے میری اسکے جواب مین یہ غرض ہے کہ اس بات کا بار ثبوت میرے ذمہ[52] نہین بلکہ یہ تو ہر ایک ایسے شخص کو جو قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے خواہ وہ گذر چکا ہے یا موجود ہے اسی اعتقاد کا پابند جانتا ہون کہ وہ احادیث کے پرکہنے کے لیے قرآن کریم کو میزان اور معیار اور محک سمجہتا ہوگا کیونکہ جبحالت مین قرآن کریم خود یہ منصب اپنے لیے تجویز فرماتا ہے اور کہتا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اور فرماتا ہے قل ان هدی الله هو الهدی[53]

---

[51] ۔ بہت سی احادیث صحیحین کو آپ موضوع کہہ چکے ہین جنکی فہرست ملاحظہ ہو۔

[52] ۔ یہ آپ نے عجیب طریق اختیار کر رکھا ہے جس دعوی کا ثبوت نہ دے سکے اس دعوی کو بدیہی و اتفاقی و مسلم کل بنا دیا۔ اور بار ثبوت اپنے اوپر سے اٹہا دیا۔ اس طریق کا ابطال یہہ ہے کہ یہہ ادعا آپ کا محض دروغ ہے آپکے خصم و اس قسم کے دعوی مین یہہ کلام ہے کہ کوئی مسلمان ان باتونکا قائل نہین لہذا آپکا فرض ہے کہ آپ کوئی قائل بتائین ورنہ دروغگو سمجہین جاینگے۔

قرآن کریم بے شک ہمارے مسلمانونکے نزدیک حبل اللہ ہے۔ قول فصل ہے اور بیشک تبیان مین خدا تعالی نے فرمایا ہے اسپر مسلمانون کا ایمان ہے مگر کسی آیۃ قرآن مین یہہ بیان نہین ہوا کہ قرآن مجید صحت احادیث صحیحہ کا معیار و محک ہے۔ اور جس حدیث کا مضمون قرآن کریم کے موافق نہو وہ حدیث لائق تسلیم نہین ہے۔ حاشیہ وقت ۲۵۲ ملاحظہ ہو۔

[53] ۔ ان آیات کا ترجمہ صفحہ ۲۵۳ مین آپ نے جو کیا ہے اسکو ملاحظہ کر دیکہین کہ ان آیات کو کاروائی کہ اس دعوے سے کہ حدیث صحیحہ کی صحت کا محک قرآن ہو کیا تعلق ہے۔

[illegible] بحبل [illegible] جمیعاً اور فرماتا ہے ھدی للناس وبینات من الہدیٰ اور فرماتا ہے انزل الکتاب بالحق والمیزان اور فرماتا ہے انہ لقول فصل [illegible] فبای حدیث بعدہ [illegible] ایسا مومن [illegible] قرآن [illegible] مومنون کے لیے حکم [illegible] ہے [illegible] وہ خود فرماتا ہے کہ یہہ کلام حکم ہے اور قول فصل ہے اور حق و باطل کی شناخت کے لیے فرقان ہے اور میزان ہے۔ [illegible] ہوگا کہ ہر [illegible] لئے کے [illegible] فرمودہ پر ایمان نہ لاوین۔ اور اگر ہم ایمان لاتے ہین تو ہمارا فرض یہہ [illegible] ہونا چاہیے کہ ہم ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول کو قرآن کریم پر پیش[ن] کرین تاکہ ہمین معلوم ہو کہ وہ واقعی طور پر اسی مشکوٰۃ وحی سے نور حاصل کرنیوالے ہین جس سے قرآن [illegible] یا اسکے مخالف ہے سو چونکہ مومن کے لیے یہہ ایک ضروری امر ہے کہ قرآن کریم کو احادیث کا حکم مقرر کرے اسلیے ثبوت اس بات کا کہ سلف صالحین نے قرآن کریم کو حکم مقرر نہین کیا آپ کے ذمہ ہے نہ میرے[ف] ذمہ۔

اسجگہ مجھے یہہ افسوس ہے کہ آپ قرآن کریم کا مرتبہ بخاری اور مسلم کے[ش] مرتبہ کے برابر

[ن] اس عرض کا قرآن یا حدیث مین کہین حکم نہین اور سب باتین جو حدیث تحریری مین آپنے نقل کی ہے وہ موضوع ہے اور اس عرض و موافقت مضمون قرآن سے صحت حدیث ثابت نہین ہو سکتی ہے۔ بعض موضوعات کا مضمون بھی قرآن کے موافق ہوتا ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲ مین ملاحظہ ہو۔

[ف] [illegible] آپنے [illegible] کیلیے کہ جو دعوے ثابت نہوا تو اسکو مسلم [illegible] ثبوت [illegible] حاشیہ صفحہ ۳۱۱ ملاحظہ ہو۔

[ش] [illegible] حدیث صحیح [illegible] کا رتبہ صحت رتبہ کتاب اللہ کے بعد [illegible] حدیث [illegible] صحیحین کے مخالفت کے سبب [illegible] صحیح

بھی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اگر کوئی حدیث کسی کتاب کی بنا میں اور اسکی کسی حدیث
مخالف در بیان پڑے اور کسی طور سے تطبیق نہ ہو سکے تو آپ صاف بیان سے بلا عذر
لکھ دیتے ہیں کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ مگر کمال افسوس کی جگہ ہے کہ یہ مذہب
قرآن کریم کی نسبت آپ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

اور اجماعؓ کی نسبت جو آپنے دریافت فرمایا ہے تو میں کہتا ہوں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ ابن صیاد
جو مسلمان ہو گیا تھا بیان کرتا ہے کہ لوگ مجھے ایسا کہتے ہیں اسکی نسبت صحابہ میں
کوئی استثنا نہیں جس سے سمجھا جاتا ہے کہ عام طور پر صحابہؓ کا یہی خیال تھا کہ ابن صیاد
ہی دجال معہود ہے ماسوا اسکے حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ
کا یہ مذہب ہو گیا تھا کہ حقیقت میں ابن صیاد ہی دجال معہود ہے اس صورت میں دوسرے
صحابیوں کا خاموش رہنا صریح اس بات پر دلیل ہے کہ وہ اس مذہب کو مان چکے ہیں۔
اور اگر انکی طرف سے کوئی مخالفت اور انکار ہوتا تو ضرور وہ دائمی ظاہر ہو جاتا۔ پس صحابہ
کے اجماع کے لیے اسی قدر کافی ہے بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قسم کھا کر بیان کرنا کہ درحقیقت ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔

قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس حدیث کی صحت ثابت ہو تو اسے حدیث صحیحین کیموافق کر کے اور
انمیں باہم تطبیق دیتے ہیں۔ لہذا جو جو مباحث تمہارے ہیں ان سے آپ افترا کر کے اپنا دجال
ہونا ثابت کیا ہے۔

۲۱۲ (۱۴) اس بات میں بھی آپنے جو کچھ کہا ہے محض کذب ثابت ہے۔ نہ تمام صحابہ نے یہ کہا ہے کہ
ابن صیاد دجال معہود ہے اور نہ اکثر نے صحابہ نے اس پر سکوت کیا۔ اور نہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر قسم کھائی نہ حضرتؐ نے اس پر خاموشی
اختیار فرمائی ہے۔ حاشیہ صفحہ ۲۲۶ میں ملاحظہ ہو۔

(۱۸۶)

[illegible] ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت [illegible] نہیں ہوتے تھے اور غالباً جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] ہوگی اسوقت بہت سی جماعت صحابہ[لہ] کی موجود ہوگی پس انکی خاموشی صریح اجماع پر دلیل ہے۔

[illegible] فرمایا ہے کہ شرح السنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول منقول نہیں ہے بلکہ اسمیں ایک صحابی اپنا خیال ظاہر کرتا ہے سو حضرت اسکے جواب میں اسقدر لکھنا کافی ہے کہ آپ لوگوں کے نزدیک تو صحابی کا قول بھی ایک قسم کی حدیث[ع] ہوتی ہے گو منقطع ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا نہیں کر سکتا اور ڈرنے کی بات ایک ایسی بات ہے کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارۃً یا صراحۃً

[لہ] جماعت صحابہ کی خاموشی کا جواب تو حاشیہ سابق میں دیا گیا ہے۔ ایک جماعت کی سکوت یا اتفاق کا اجماع ہونا۔ حاشیہ صفحہ ۲۸۶ میں بیان ہو چکا ہے۔

[ع] دیکھو دجال کا حال۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قولی حدیث کا کہ "میں اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتا ہوں" جسکو آپنے آنحضرت پر افترا کیا تھا یہ دیکھا تھا۔ آپنے اسکے جواب میں جابر بن عبد اللہ صحابی کے اس قول کو کہ "آنحضرت ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے" شرح السنہ سے نقل کر دیا۔ جبکہ ہمنے یہ سوال کیا تھا کہ یہ آنحضرت کا قول نہیں ہے اسکے جواب میں آپنے کہا ہے کہ صحابی کا قول بھی ایک قسم کی حدیث ہوتی ہے [illegible] یا کلام میں لا کر یہ خیال کر لیا کہ مطلق حدیث سے یا اس قسم کی حدیث سے سوال تھا بلکہ ناقص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی حدیث سے

بیان نہ فرماتے تو صحابی کی کیا مجال تھی کہ خود بخود آنجناب پر [illegible]
اُنسے سُنا ہوگا تب بھی تو [illegible] کہ [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم نے الفاظ سے ظاہر نہیں کیا لیکن آپ چہرہ [illegible] سے ظاہر [illegible]
بیان کیا پس ظاہر ہے کہ یہ تو انہیں کا بیان ہے [illegible]
پر حسن ظن نہیں رکھتے اور یہ خیال رکھتے ہیں کہ انہیں [illegible]۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس نے خیال ظاہر کیا میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مافی الضمیر کا اسکو کیا علم تھا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارۃً یا صراحتاً
آپ ظاہر نہ فرماتے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اشاعۃ السنہ میں شیخ محی الدین ابن عربی کا قول نقل
کیا ہے اور آخر میں میں نے لکھدیا ہے کہ ہم الہام کو حجت اور دلیل نہیں جانتے۔ اسکے
جواب میں بادب ملتمس ہوں کہ آپ اگر اس قول کے مخالف ہوتے

سوال تھا۔ اور یہ ایک قسم کی حدیث تو موضوع حدیث بنی ہوئی ہے۔ پھر اس سوال کے
جواب میں یہ بھی کہا ہوتا کہ وہ حدیث جسمیں بیان کی [illegible] اور ہماری بناوٹ ہے۔
مگر آخر یہ بھی تو ایک قسم کی حدیث ہے۔

سلہ۔ افترا کون کہتا ہے۔ صحابی جابر بن عبداللہ نے آنحضرت کی غضب کی حالت کو دیکھا تو [illegible]
سمجھے کہ آپ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اور یہ کلمہ فرمایا کہ [illegible] دجال ہونے
ڈرتے تھے۔ آنحضرت کی طرف تو انہوں نے کوئی قول منسوب نہیں کیا پھر افترا کیونکر ہوا

حاشیہ صفحہ ملاحظہ ہو۔

سلہ ۲۲۔ حسن ظن کہتے ہیں جب بھی تو یہ تجویز کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت کی حالت غضب کو دیکھ کر
بنا یہ خیال ظاہر کیا کہ آپ اس سے ڈرتے تھے۔

سلہ۔ ظاہری حال [illegible] والا ہوتا ہے۔

[illegible] ثابت نہین کرتے۔

[illegible] آپ کی کلام مین تناقض ہوگا کیونکہ اول صاف تسلیم کرتے ہین [illegible] کے لیے حجت شرعی کے قائمقام ہوتا ہے علاوہ اسکے آپ تو صاف [illegible] کر چکے ہین بلکہ بحوالہ حدیث بخاری بتصریح بیان کر چکے ہین کہ الہام محدث و شیطانی دخل سے منزہ کیا جاتا ہے ماسوا اسکے مین اسبات کے لیے آپکو مجبور نہین کرتا کہ آپ الہام کو حجت سمجھ لین۔ مگر یہ تو آپ اسی ریویو مین خود تسلیم کرتے ہین کہ ملہم کے لیے وہ الہام حجت ہو جاتا ہے سو میرا دعوی اسی قدر سے ثابت ہے مین

سله ۔ ناحق کیون۔ جس غرض سے ہمنے وہ قول نقل کیا ہے وہ ہم صفحہ ۲۹ مین بیان کر چکے ہین۔ لہذا اسکی نقل کرنے سے اسکے مضمون سے اتفاق ثابت نہین ہوتا۔

[illegible] ۔ اس آخری کلام مین بہی قادیانی نے مسلمانون کو دہوکہ دیا اور اپنا دجال ہونا ثابت کیا۔

یہان بحث و سوال اس امر کا نہ تھا کہ الہام غیر نبی حجت ہے یا نہین۔ جسکا یہ کلام جواب ہو سکتا۔ خاکسار کا سوال تو یہہ تھا کہ آپنے شیخ اکبر کے اس قول کو کہ کشف کے ذریعہ سے بعض احادیث موضوع اور بعض غیر صحیح صحیح ٹہیر سکتی ہین" مولف [illegible] نے کب صحیح تسلیم کیا۔ اور اسکی نسبت اپنا توافق رائے کہان ظاہر کیا ہے [illegible] جواب [illegible] نمبر (۵) مین یہہ دیا تھا کہ آپکے نزدیک وہ قول لائق [illegible] نسبت [illegible] کیا جاتا۔ اسکا جواب تحریر نمبر (۶) [illegible] اشاعۃ السنہ ۱۱

بھی آپکو مجبور کرنا نہیں چاہتا۔

۲- جنوری غلام احمد بقلم خود سنہ ۹۱ء

نمبر (۲) بحث میں بیان ہو چکی ہے۔

اور اس مضمون میں اس قول کے مضمون سے ہمنے اپنا خلاف صاف طور پر ظاہر کر دیا اور کہہ دیا ہے کہ ہم الہام غیر نبی کو حجت و دلیل شرعی نہیں جانتے جسکو کادیانی نے اس مقام میں نقل کیا ہے لہذا اسکے جواب میں کادیانی کو آپ ان امور کو بتلاویں کہ (۱)۔ اس قول کے آپ مخالف ہوتے تو اسکو نقل کیوں کرتے۔ (۲)۔ اور الہام آپکے نزدیک ملہم کے حق میں تو حجت ہے۔ (۳)۔ اور محدث کا الہام دخل شیطانی سے منزہ ہے۔ (۴)۔ اور میرے لیے یہی کافی ہے۔ (۵) آپ کو میں اس بات کے لیے مجبور نہیں کرتا۔ سوال و جواب متنازع فیہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور یہ خبر دجالی دجال کے (جس سے سائل کو اسکا سوال بھلا دینا۔ اور اصل متنازعہ فیہ چھوڑ کر دوسری طرف لیجانا مقصود ہوتا ہے۔) اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ان امور سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مؤلف نے تمام مسئلہ الہام کے ذریعہ احادیث صحیحہ کے موضوع اور موضوعہ کے صحیح ہونے کو رسالہ میں تسلیم کیا ہے۔ اور اسی کے ثبوت کا کادیانی نے مطالبہ کیا تہا۔

انتباہ

کادیانی کا یہ پرچہ نمبر ۶ ختم ہوا۔ اس تحریر و معہ اسکے نوٹوں اور حواشی کی ناظرین توجہ سے پڑہینگے تو یقین کرینگے کہ اس پرچہ میں بہی کادیانی نے ان دو پرانی باتوں کو دہرایا ہے کہ (۱) جو حدیث کا مضمون قرآن کے مخالف ہوگا وہ صحیح لائق قبول نہیں (۲) اور حدیث صحیح بہی ہو تو وہ رتبہ صحت میں قرآن کے برابر نہیں اور کچھ نہیں کہا۔ اور ہمارے اس سوال کا کہ بخاری مسلم کی سب احادیث صحیح ہیں یا غیر صحیح یا مختلط کوئی قطعی اور صاف جواب نہیں دیا۔

تحریر نمبر [illegible] حضرت مرزا صاحب

[illegible] مین آپ نے [illegible] میرے سوال کا جواب صاف الفاظ مین نہین دیا۔

آپ نے بیان کیا ہے۔ کہ مین آپ سے ان کتب کی صحت تسلیم کرانا چاہتا ہون وہ آپ اس تسلیم کو صحیح نہین سمجھتے بلکہ اسکو ایک غلط اصول فرضی خیالی اجماع پر مبنی قرار دیتے ہین۔ پھر صاف الفاظ مین کیون نہین کہتے کہ صحیحین کی بلکہ احادیث بلا وقفہ و نظر واجب التسلیم اور صحیح نہین ہین بلکہ اسمین موضوع یا غیر صحیح احادیث موجود ہین یا انکے موجود ہونے کا احتمال ہے جب تک آپ ایسے صریح الفاظ مین اس مطلب کو ادا نکرینگے اس سوال کے جواب سے سبکدوش نہونگے خواہ برسون گزر جائین۔

آپ حدیث ان من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ کو پیش نظر رکھکر خارج از سوال باتون سے تعرض کرنا چھوڑ دین اور دو حرفی جواب دین کہ صحیحین کی حدیثین سب کی سب صحیح ہین یا موضوع ہین یا مختلط ہین۔

(۲)۔ آپ فرماتے ہین کہ مینے اپنی کتاب مین کسی حدیث صحیح بخاری و مسلم کو موضوع نہین کہا (لفظ موضوع آپکے کلام مین غیر صحیح کے معنو نہین مستعمل ہوا ہے

---

[1] اسوجہ سے آپکا بعض احادیث کو ضعیف کہنا موضوع کہنے کی مانند ہے۔ اور بعض احادیث کی نسبت تو آپنے صاف اور صریح لفظ موضوع استعمال کیا ہے جسکا نمبر [illegible] مین اسکی تفصیل ہے اور حاشیہ نمبر [illegible] صفحہ [illegible] مین بعض تمثیلات گذر چکی ہین۔

اور یہہ امر کمال التعجب کا موجب ہے کہ آپ جیسے مدعیان الہام ایسی بات خلاف واقعہ کہین آپنے رسالہ ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۲۱۰ مین دمشقی حدیث کی نسبت کہا ہے یہہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین امام مسلم صاحب نے لکہی ہے۔ جسکو ضعیف سمجہکر رئیس المحدثین امام محمد اسمعیل بخاری نے چہوڑ دیا ہے اب انصاف سے فرماوین کہ یہہ حدیث صحیح مسلم کو آپنے ضعیف قرار دیا ہے یا نہین اور اگر آپ یہ عذر کرین کہ مین صدق ناقل ہون اسکو ضعیف کہنے والے امام بخاری ہین تو آپ تصحیح نقل کرین اور صاف فرماوینا کہ امام بخاری نے فلان کتاب مین اسکو ضعیف قرار دیا ہے یا کسی اور امام محدث نے نقل کرین کہ انہون نے امام بخاری سے اس حدیث کی تضعیف نقل کی ہے ورنہ آپ اس الزام سے بری نہین ہو سکینگے کہ آپنے صحیح مسلم کی حدیث کو ضعیف قرار دیا اور پہر اس اپنی تحریر مین اس سے انکار کیا۔ اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۲۲۶ مین آپ فرماتے ہین اب بڑے مشکلات پیش آتے ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اتار رہے ہین تو یہ حدیثین موضوع ٹہیرتی ہین اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اونکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اور اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہوتین صرف دوسرے صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونو کتابونکی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے مگر اب مشکل تو یہ آپڑی کہ ان ہی دونو کتابون مین یہ دونو قسم کی حدیثین موجود ہین اب جب ہم ان دونو قسم کی حدیثون پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑجاتے ہین کہ

---

۳۲۱ و ۳۲۲ والصفحہ بعدہ۔ ان الفاظ کو ناظرین توجہ سے ملاحظہ فرماوین اور داد انصاف دین کہ کہاں کا دیانی احادیث صحیحین کو موضوع وغیر صحیح وضعیف جسکو اوسنے موضوع کے قائم مقام استعمال کیا ہے۔ نہین کہتا۔

کس حدیث کو صحیح سمجھین اور کسکو غیر صحیح[۵۲] تب ہمکو عقل خداداد یہہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہین اونہین صحیح سمجھنا چاہئے۔ اور ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین آپ نے مسلم کی اس حدیث کو جسمین یہہ بیان ہے کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا (جو صفحہ ۱۰۵۶- بخاری مین بھی مروی ہے) یہہ کہکر اوڑا دیا ہے کہ یہہ حدیث مسلم کی اوس حدیث کے برخلاف ہے جسمین یہہ وارد ہے کہ یہہ دجال مشرف باسلام ہوچکا تہا۔ ایسا ہی آپنے صحیحین کی اون احادیث کو اوڑا دیا ہی جن مین دجال کے ان خوارق کا بیان ہے کہ اوسکے ساتہ بہشت اور دوزخ ہونگے اور اوسکے کہنے سے زمین شور سرسبز ہوجائیگی وغیرہ وغیرہ پر آپکا اس مقام مین یہہ کہنا کہ مینے صحیحین کی کسی حدیث کو موضوع یا غیر صحیح قرار نہین دیا اور ان احادیث کے صحیح معنے بیان کرنے مین خدا تعالے میری مدد کرتا ہے خلاف واقعہ نہین تو کیا ہے۔

آپ صحیحین کی حدیث کو موضوع جانتے ہین اور ساقط الاعتبار سمجھتے ہین پہر اس اعتقاد کو جو طولانی تقریرون اور ملمع سازیونسے چھپاتے مین اور یہہ خیال نہین فرماتے کہ جن باتون کو آپ چھاپ چکے ہین وہ کب چھپتی ہین۔

۳- آپ لکھتے ہین کہ قرآن کو حدیث کا معیار صحت ٹھرانے ہین امام کی نشان دہی کا بار ثبوت آپکے ذمہ نہین ہے اور یہ دعوی کرتے ہین کہ ہر ایک مسلمان احادیث کی تصحیح کا معیار قرآن کو سمجھتا ہے۔ مین آپکے اس دعوے کا بہی منکر ہون اور[۵۳] یہہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی مسلمان جنکے اقوال سے استناد کیا جاتا ہے اس بات کا قائل نہین آپ کم سے کم ایک مسلمان کا علماے سلف سے نام لین جو آپکے خیال کا شریک ہو اور اگر باوجود ان دعادی کے آپ پر بار ثبوت نہین ہے تو آپ یہہ امر کسی منصف

---

[۵۲] حاشیہ سابقہ ملاحظہ ہو۔ اور متن صـ ۳۲۱

[۵۳]- صفـ (۳۱۴) و (۳۱۵) ملاحظہ ہو۔

سے مسلمان ہو خواہ غیر مذہب کہلاوین۔ اس باب مین جو آیات آپنے نقل کیہین ہین اونکو آپکے دعاوی سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اسکی تفصیل جواب تفصیلی مین ہو گی۔ انشاء اللہ تعالے۔

۴۔ اجماع کے باب مین میرے کسی سوال کا آپنے جواب نہین دیا براہ مہربانی میرے سوال پر نظر ثانی کرین اور ان باتونکا جواب دین کہ اجماع کی تعریف جو آپنے لکھی ہے کس کتاب مین ہے اور بعض صحابہ کے اتفاق کو کون شخص اجماع سمجھتا ہے سکوت کل کا جو آپنے دعوے کیا ہے یہہ بہی محتاج نقل و ثبوت ہے۔ آپ بہ نقل صحیح ثابت کرین کہ حضرت عمر رضہ وغیرہ نے ابن صیاد کو دجال[1] کہا تو اُسوقت جملہ اصحاب یا فلان فلان موجود تھے اور انہون نے اوسپر سکوت کیا یا وہ قول جس صحابی کو پہنچا اوسنے انکار نہ کیا یہہ بات صرف "غالباً" اور "ہونگے" کے الفاظ سے ثابت نہین ہو سکتی۔ ایسے دعاوی عظیمہ مین ائمہ نقل سے نقل بکار ہے نہ صرف تجویز عقل۔ اجماع کے باب مین جو کچہ ائمہ سے منقول ہے وہ آپکی تحریر مین[2] موجود ہے۔ پہر تعجب ہے کہ اوسپر آپکی توجہ نہوئی اور صرف اٹکل سے اپنی کار براری کی۔

۵۔ مضمون حدیث شرح السنۃ کے متعلق آپنے بڑے زور سے دعوے کیا تہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین ابن صیاد کے دجال ہونے سے خوف کرتا ہون۔ اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین آپنے کہا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو فرمایا ہے کہ ہمین اسکے حال مین ابہی اشتباہ ہے یعنے اوسکے دجال ہونیکا ہمکو خوف ہے ان اقوال کا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقیناً قائل قرار دیا ہے۔ اب آپ یہہ کہتے ہین کہ صحابی نے آنحضرت ؐ سے سنا ہوگا تب ہی آنحضرت ؐ کی

---

[1] قطع نظر اس امر کے کہ انہون نے ابن صیاد کو صرف دجال کہا تہا نہ دجال موعود و معہود۔

[2] حاشیہ متن ص ۳۰۶ و ص ۳۰۷ ملاحظہ ہو۔

طرف اس امر کو منسوب کیا کہ آپ ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے۔ اب انصاف کو اور صدق و دیانت کو پیش نظر رکھکر فرماوین کہ احتمال[لہ] موجب یقین ہو سکتا ہے، کیا یہ امکان نہین ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان معاملات سے جو ابن صیاد کی نسبت آپ سے بارہا وقوع مین آئے۔ جیسے اوسکا امتحان کرنا یا چھپ کر اوسکی حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ جنکا صحیحین مین ذکر ہے اوس صحابی کو یہہ خیال پیدا ہو گیا ہو کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دجال سمجھتے تھے اس امکان و احتمال کے ساتھہ جو حسن ظنی بحق صحابی پر مبنی ہی کیا یہ یقین ہو سکتا ہی کہ اوس صحابی نے انحضرتؐ کو وہ باتین کہتے ہوئے سُنا جو آپنے برخلاف واقعہ انحضرتؐ کیطرف منسوب کین اور کیا بلا حصول یقین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اون اقوال کا قائل قرار دینا اور بلا کھٹکا یہ کہدینا کہ آپ ایسا فرماتے تھے۔ جائز ہے؟ اور مسلمانان سلف سے یہ امر وقوع مین آیا ہے؟ آپ کم سے کم ایک مسلمان کا نام بتاوین جس سے یہ جرأت[سہ] ہوئی ہو۔

۶۔ آپ لکھتے ہین کہ قول ابن عربی کے آپ مخالف ہوتے تو کیون ناحق اوسکا ذکر کرتے اور اُسکے ذکر سے آپکی کلام مین تناقض پیدا ہوتا ہے۔ آپکا یہہ مفہوم میری عبارت کی صریح منطوق کے جو مینے نقل کی ہے۔ برخلاف ہی۔ لہذا لائق لحاظ و التفات نہین ہے لہذا وہ آپکو الزام افترا سے بری نہین کر سکتا اور نہ میری وہ تصریحات جو مینے محدث کی نسبت کین ہین آپکو اس الزام سے بری کر سکتی ہین میری کسی تصریح یا کلام مین ابن عربی کے قول کی تصدیق و تائید پائی نہین جاتی اور میرا صریح اظہار کہ مین الہام غیر نبی کو حجت نہین سمجھتا اور کتاب و سنت کا پیرو ہون نہ کسی الہامی کشفی کا مقلد صاف شاہد ہے کہ آپنے مجھپر افترا کیا ہے۔ رہا الزام تعارض و اظہار خلاف عقیدت سو اسکا جواب اوسی صفحہ اشاعۃ السنۃ مین موجود ہے۔ کہ مینے ان اقوال ابن عربی وغیرہ کو اس غرض سے نقل کیا ہے کہ الہام کو حجت ماننے مین حساب

[لہ] ۔ احتمال جو آپ کے لفظ "ہوگا" کا مفہوم ہے۔

[سہ] ۔ کہ صرف احتمال سے کہ انحضرت کو امر محتمل کا قائل بنا دیا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

براہین متفرد نہین ہے اور یہ مسئلہ ایسا نیا اور انوکھا نہین جسکا کوئی قائل نہو۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ مینے ان اقوال کو نقل کرنے سے صاحب براہین کو تفرد سے بچانا چاہا تھا نہ یہہ جتانا کہ مین بھی ایسے الہامونکو لائق سند سمجھتا ہون۔

آپکی تحریرات مین بہت سے مطالب زائد اور خارج از بحث ہو گئے ہین جنسے مین عمداً تعرض نہین کرتا اون سے تعرض اوس تفصیلی جواب مین کرونگا جو بعد طے ہونے امور مستفسرہ کے قلم مین لاؤنگا بالفعل مین آپکو پہر اپنے سوالات سابقہ کیطرف توجہ دلاتا ہون کہ آپ براہ مہربانی بنظر حفظ اوقات فریقین میرے سوالات کا صاف اور مختصر الفاظ مین جواب دین اور زائد باتونکی طرف توجہ نکرین مین بنظر آپکی رفع تکلیف کی پہر اپنے سوال کا خلاصہ بیان کرتا ہون۔ **اول** آپ بصراحت کے ساتھہ کہین جملہ احادیث صحیحین صحیح اور واجب العمل ہین یا جملہ غیر صحیح اور موضوع یا مختلط۔ اور ابتک آپنے کسی حدیث صحیحین کو موضوع یا ضعیف نہین کہا۔

دوم۔ قرآن کو صحت احادیث کا معیار ٹھہرانے مین جملہ مسلمان آپکے ساتھہ ہین یا کوئی امام ائمہ سلف سے

سوم۔ اجماع کی تعریف اور یہہ امر کہ چند صحابہ کا اتفاق شرعاً اجماع کہلاتا ہے۔ اور حضرت عمرؓ وغیرہ کے ابن صیاد کو دجال[1] کہنے کیوقت جملہ اصحاب موجود تھے یا فلان فلان اور اسپر اونہون نے سکوت کیا اور یہہ سکوت فلان فلان ائمہ حدیث نے نقل کیا۔ **چہارم**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ آنحضرت کیطرف کوئی حکم یا خیال منسوب نکرتے جبتک کہ وہ آپسے سن نلیتے۔ اور آنحضرتؐ کی قول[2] یا قضایا سے کوئی امر استنباط کرکے آنحضرت کی طرف منسوب نکرتے جیسے بعض صحابہ سے منقول ہے۔

قضیٰ

---

[1] دجال بھی وہ جو موعود ہے۔ کیونکہ اسی سے ہمکو انکار ہے۔ چنانچہ سب سب مین کہا گیا ہے۔ اسیوجہ سے یہان پر اس سے تعرض نہین ہوا۔

[2] یعنے انکا قول۔